

سوال

مندرجہ ذیل حدیث جو کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کی صحت کیسی ہے ؟
 (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ فرمایا : لوگو تم پر عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے ، ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کا قیام نفل ہے ، جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے ، اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے ، یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت اور درمیان مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے --- الحدیث) -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اسے ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (3 / 191) حدیث نمبر (1887) انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کرنے کے بعد یہ کہا کہ (ان صح الخبر) کہ اگر یہ خبر صحیح ہو -

تو بعض کتب مراجع سے ان کا لفظ ساقط ہو گیا ہے مثلاً منذری کی الترغیب والترہیب (2 / 95) میں تو لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے یعنی ان صح الخبر کی جگہ صح الخبر ہو گیا ہے حالانکہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالجزم نہیں کہا کہ صحیح ہے -

اور المحاملی نے امالیہ (293) میں اور بیہقی نے شعب الایمان (7 / 216) اور فضائل الاوقاف (ص 146) نمبر (37) اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب " الثواب " میں اور الساعاتی نے فتح الربانی (9 / 233) میں ابن حبان کی طرف منسوب کی ہے ، اور سیوطی نے اسے الدر المنثور میں ذکر کیا اور یہ کہا ہے کہ اسے عقیلی نے روایت کیا اور اسے ضعیف کہا ہے اور الاصبہانی نے الترغیب میں نقل کیا ہے ، اور المنقی نے کنز العمال (8 / 477) میں ان سب نے ایک ہی طریق سعید بن المسیب عن سلمان فارسی سے بیان کیا ہے -

تویہ حدیث دو علتوں کی بنا پر ضعیف ہے اور وہ علتیں یہ ہیں :

- 1 - اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ سعید بن مسیب کا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں ۔
- 2 - سند میں علی بن جدعان ہے جس کے بارہ میں ابن سعد کا کہنا ہے کہ فیہ ضعف ولا یحتج بہ ، یعنی ضعیف ہے اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا ۔

اور اسی طرح امام احمد ، ابن معین ، امام نسائی ، ابن خزیمہ اور جوزجانی وغیرہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔
دیکھیں سیر اعلام النبلاء (5 / 207) ۔

اس حدیث پر ابو حاتم رازی نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اور عینی نے " عمدة القاری (9 / 20) " میں بھی یہی حکم لگایا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی " سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة (2 / 262) حدیث نمبر (871) میں ایسا ہی حکم لگایا ہے ۔

تو اس طرح اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اسی طرح اس کی سب کی سب متابعات بھی ضعیف ہیں جس پر محدثین نے منکر کا حکم لگایا ہے ، اور ایسے ہی اس میں ایسی عبارت پائی جاتی ہے جس کے ثبوت میں نظر ہے مثلاً اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا کہ پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے ، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم وسیع ہے اور رمضان مکمل طور پر مغفرت کا ہے اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی دیتے ہیں اور اسی طرح عید الفطر کے وقت بھی جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

اور اسی طرح حدیث میں یہ بھی ہے کہ :

(جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے) ۔

تو اس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ نفل تونفل ہی رہتا ہے اور فرض فرض ہی ہے چاہے رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ کوئی اور مہینہ ۔

اور حدیث میں یہ عبارت بھی ہے کہ :

(اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے) ۔

تو اس تحدید میں بھی خلاف ہے کیونکہ رمضان اور رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نیکی دس سے لیکر سات سو تک ہے تو اس لیے روزے کے علاوہ کسی چیز کی تخصیص نہیں کیونکہ روزے کا اجر بہت زیادہ جس میں مقدار کی تحدید نہیں کی گئی جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (روزے کے علاوہ ہر عمل ابن آدم کے لیئے ہے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

تو ضعیف احادیث سے بچنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے بیان کرنے سے قبل حدیث کا درجہ معلوم کر لینا چاہیئے ، اور رمضان المبارک کی فضیلت میں احادیث کی چھان پھٹک کر کے صحیح احادیث لینی چاہیں ۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے اور روزے اور راتوں کا قیام اور سب اعمال صالحہ قبول فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔